سوال :

1- عقیدہ کی اہمیت واضح کیجیے اور بتائیے کہ انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اس کے اثرات کیا مرتب ہوتے ہیں؟

2. قیامِ آخرت کے فقہی اور عقلی دلائل بیان کرتے ہوئے ایک منظم معاشرے کی تشکیل میں اس عقیدے کے کردار پر بحث کیجیے

3. عقیدۂ آخرت سے کیا مراد ہے۔ انسانی زندگی پر اس کے کیا اثرات پڑتے ہیں؟

آخرت :

آخرت کا تصور ہمیں انسانیت کی اہمیت اور ہمارے اعمال کی زمینی پیداوار کے لحاظ سے فکر مند بناتا ہے (آرتھر شوپنہاور)

معنی و مفہوم :

آخرۃ (اردو میں آخرت) مؤنث ہے آخر کی اور یہ ضد ہے اولیٰ کی۔ جیسے آخر کی ضد اول ہے۔ آخرۃ کا معنی ہے بعد میں آنے والی۔ ہماری الافی زندگی کو قرآن حکیم میں الحیٰوۃ الدنیا کہا گیا ہے، یعنی قریب ترین زندگی یا صرف الاولیٰ کہا گیا ہے۔ یعنی پہلی یا ابتدائی زندگی موت کے بعد کی زندگی کو آخرۃ اور عقبیٰ کہا گیا ہے۔ عقبیٰ کا معنی ہے پیچھے آنے والی۔

اسلام کا تصور آخرت :

اسلام میں ہمیں آخرت کا نہایت واضح تصور دیا گیا ہے۔ قیامت برپا ہوگی۔ یہ ساری کائنات ٹوٹ پھوٹ جائے گی۔ مرے ہوئے تمام انسان کو دوبارہ زندگی دے کر اٹھایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیے جائیں گے۔ دنیا میں کئے گئے اعمال کا حساب ہوگا جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہ انعام پائے گا اور جس کے برے اعمال زیادہ ہوں گے وہ سزا پائے گا۔

اسلام کے تصور آخرت کے اہم نکات :

1. انسان کی اس ارضی یا دنیوی زندگی کا خاتمہ (موت ہے)
اس کی زندگی کا مکمل خاتمہ نہیں بلکہ ایک زندگی سے تحویل و تبدیل ہے۔ مرنے سے صرف انسان کا جسم فنا ہوتا اس کی روح فنا نہیں ہوتی۔

"ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے"۔

2.

یہ دنیوی زندگی ہے بہت محدود وقت کی اور عارضی ہے جبکہ آخروی زندگی دائمی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اے میری قوم یہ دنیا کی زندگی تو چند روزہ ہے۔ ہمیشہ سے قیام کی جگہ تو آخرت ہے"۔

ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے:

ترجمہ: "اور یہ دنیا کی زندگی کچھ نہیں ہے مگر ایک کھیل اور دل کا بہلاوا۔ اصل زندگی تو دارِ آخرت ہے، کاش یہ لوگ علم رکھتے"۔

3. دنیاوی زندگی آخرت کی کھیتی ہے۔ (مزرع الآخرۃ)
یہاں انسان جو کچھ بوئے گا اس کی فصل آخرت میں کاٹے گا۔ یعنی یہاں جو بھی عمل کرے گا اس کی جزا یا سزا پائے گا۔

4. یقیناً آخرت دنیوی زندگی سے بہتر ہے۔

"اور یقیناً آخرت تیرے لیے اولیٰ سے بہتر ہے" (الضحیٰ ، ۹۳)

ایک اور مقام پر دنیا کی آخرت کی زندگی سے ساتھ یوں موازنہ کیا ہے:

ترجمہ:

"یہ لوگ دنیوی زندگی پر خوش ہیں حالانکہ دنیا کی زندگی آخرت کے مقابلے میں ایک متاع قلیل کے سوا کچھ نہیں ہے۔"

5. انسان کے اعمال کو ترازو میں رکھ کر تولا جائے گا ایک طرف نیکیاں اور ایک طرف برائیاں اگر نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوا تو انعام ملے گا اور اگر برائیوں کا پلڑا بھاری ہوا تو سزا ملے گی۔

عقیدہ آخرت پر ایمان لانا کیوں ضروری:

کسی مسلمان کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اسلام کے پانچویں اصول آخرت پر یقین نہ رکھتا ہو۔ اسلام میں قیامت یا آخرت کے عقیدے کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ انسان کے تمام اعمال اچھے اور برے ہونے کا دارومدار اسی عقیدے پر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وہ لوگ یقیناً خسارے میں رہیں گے جو خدا کے
سامنے حاضر ہونے سے منکر ہیں۔
اور وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیتیں جھٹلائیں اور
قیامت کا انکار کیا ان کے تمام اعمال ضائع ہو گئے"۔

قرآن کریم میں آخرت کا ذکر ہے:

سورۃ القیامہ (آیت 8 اور 9) میں:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور چاند بے نور ہو جائے
گا اور چاند اور سورج ملا کر ایک کر دیے جائیں گے

سورۃ انشقاق آیت 3 میں اللہ تعالیٰ یوں فرماتے ہیں

"اور جب زمین صاف پھیلا دی جائے گی اور جو کچھ اس کے
اندر ہے اسے باہر پھینک کر خالی ہو جائے گی یعنی نظام کائنات
میں کشش ثقل کے خاتمے سے زمین کا توازن بگڑ جائے گا
اور دیگر تبدیلیوں کے باعث وہ پھیل جائے گی"۔

سورۃ الانفطار آیت 1 اور 2 میں ہے:

"جب آسمان پھٹ جائے گا اور تارے گر پڑیں
گے"۔

ایک اور سورہ میں قیامت کے برپا ہونے کی شہادت
ان الفاظ میں دی گئی ہے۔

"جب زمین کی دھجیاں اڑ جائیں گی اور
چاند گہنا جائے گا اور سورج چاند اکٹھے کر دیے جائیں گے"

یوم آخرت کی ضرورت کیوں پڑی:

یعنی یوم آخرت کی ضرورت اس لیے بھی محسوس کی گئی کہ بعض انسانوں کے جرائم اور بعض کی نیکیاں تعداد اور نوعیت کے لحاظ سے ایسی ہوتی ہیں کہ اس کی مختصر مدت حیات میں ان کا پورا بدلہ دیا ہی نہیں دیا جا سکتا۔ فرعون، ہلاکو خان اور ہٹلر جیسے لوگوں کو جنہوں نے لاکھوں افراد کو ہلاک اور برباد کیا دنیا کا سکون لوٹا اور ان کے جرائم کے مطابق کوئی سزا ان کو مختصر مدت میں نہیں دی جا سکتی تھی اور انسانیت کی فلاح کے لیے پیغمبر علیہم السلام نے جو مشقتیں کیں اور جن کی کوششوں سے لا تعداد افراد ضلالت و گمراہی سے نکل کر صراطِ مستقیم پر آئے ان کوششوں کا پورا صلہ اس دنیا کی محدود زندگی میں ممکن تھا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ ایسے افراد کے اعمال کا پورا صلہ تو ایک ایسے ہی جہاں میں دیا جا سکتا تھا جو قید و قدرت سے آزاد ہو لہٰذا قیامت اسی ضرورت کو پورا کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔

یوم آخرت کو اللہ تعالیٰ انسانوں سے پوچھیں گے کہ (سورہ مومن آیت 16) یعنی یوم آخرت کے روز کس کی پادشاہت ہے۔ اس سے محض یہ جتلانا ہی مقصود ہوگا کہ جب اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا میں جلال و مال و دولت، اولاد اور اچھی صحت دی اس وقت تو اے انسان تو نے اللہ کے احکامات کی ذرہ بھر بھی پروا نہ کی۔ تجھے یہ بھی یاد نہ رہا کہ ایک دن تم

ترجمہ:

اور اللہ نے تمہیں زمین سے عجیب طرح اگایا ہے
پھر وہ تمہیں اس میں لوٹا دے گا
اور تمہیں ایک نئی پیدائش میں لوٹا کر دے گا (سورۃ نوح [illegible])

انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر عقیدہ آخرت کے اثرات:

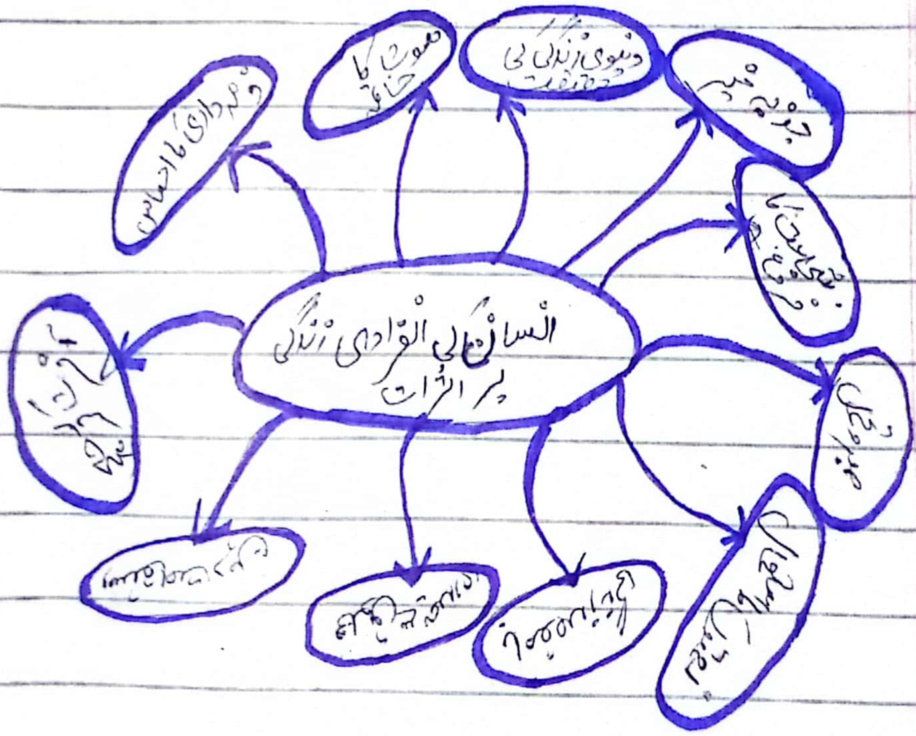

1- دنیوی زندگی کی حقیقت کا فہم:

عقیدہ آخرت کو حقیقی معنوں میں تسلیم
کرنے والے کا دنیوی زندگی کے بارے میں نقطہ نظر
انتہائی واضح، جامع اور حقیقت پسندانہ ہو جاتا ہے
وہ دنیا کو [illegible]

میدان سمجھتے ہوئے زندگی کا مقصد یہ نہیں ٹھہراتا کہ "کھاؤ، پیو اور خوش رہو" اور پھر یہی یہ کہتا ہے کہ "دنیا دکھوں کا گھر ہے" بلکہ وہ اپنا نصب العین ارشادِ الٰہی کے مطابق یہ ٹھہراتا ہے کہ

3.

"اور میں نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔"

2- موت کا خاتمہ:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے انسان بے دین لوگوں کی طرح موت سے خوفزدہ نہیں رہتا کیونکہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ جانا ہی جانا ہے۔

عمرِ دراز مانگ کے لائے تھے چار دن
دو آرزو میں کٹ گئے دو انتظار میں

3- ذمہ داری کا احساس:

عقیدہ آخرت کا منکر غیر ذمہ دار ہوتا ہے۔ کیونکہ اسے جواب دہی کا احساس نہیں رہتا۔ عقیدہ آخرت کو تسلیم کرنے سے انسان میں احساس ذمہ داری فروغ پاتا ہے کیونکہ اسے اپنے اچھے برے اعمال کا بدلہ ملنے کا

ونتہ یقین ہوتا ہے اور وہ جان لیتا ہے کہ

ترجمہ: "دنیا آخرت کی کھیتی ہے"

۶۔ آخرت کو ترجیح:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے انسان دنیاوی زندگی میں ہر کام آخروی زندگی کی جزا و سزا کو پیش نظر رکھ کر کرتا ہے۔ اسے یقین ہوتا ہے کہ ایک روز اللہ کے سامنے جواب دہ ہونا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

"اور جان رکھو کہ تمہیں اس کے پاس حاضر ہونا ہے۔"
(سورۃ البقرہ: ۲۲۳)

۷۔ جذبہ کا فروغ:

عقیدہ آخرت کی وجہ سے انسان نیکی اور بھلائی کا سرچشمہ بن جاتا ہے۔ اسے یقین ہوتا ہے کہ آخرت میں بھی نیکیاں اور بھلائیاں اس کی فلاح و کامیابی کا باعث ہوں گی۔ اس طرح انسان میں جذبہ خیر کو فروغ نصیب ہوتا ہے اور ہر ایک کی بھلائی اور بہتری چاہنے لگتا ہے۔

۷۔ شجاعت کا فروغ:

عقیدہ آخرت انسان کے دل سے "غیر اللہ" کا خوف نکال دیتا ہے جس کے نتیجے میں انسان اللہ کے سوا باقی تمام اشیاء کے خوف سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اس طرح انسان میں جذبہ شجاعت فروغ پاتا ہے کیونکہ اس کے دل میں جب خوف خدا پیدا ہو جاتا ہے تو تمام دنیاوی خداؤں کے خوف دل سے رفع ہو جاتے ہیں:

یہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

۸۔ نعمتوں کا صحیح استعمال:

عقیدہ آخرت پر یقین رکھنے سے انسان اللہ کی عطا کردہ نعمتوں اور صلاحیتوں کا صحیح استعمال کرتا ہے۔ وہ اپنی جان، مال اور اولاد اور دیگر تمام نعمتوں کو رضائے الٰہی اور آخروی اجر کے مقابلے میں ہیچ سمجھتا ہے۔

۸- بامقصد زندگی، کامیاب آخرت:

درحقیقت آخرت پر ایمان سے ساری زندگی انسان کی بامقصد ہو جاتی ہے۔ وہ خود بھی اپنی زندگی سے فائدہ حاصل کرتا ہے اور دوسرے بھی اس سے خیر پاتے ہیں اور خیر کی توقع رکھتے ہیں۔ عقیدہ آخرت سے جہاں انسان کی دنیاوی زندگی بامقصد اور احسن بن جاتی ہے۔ وہاں اسے یہ یقین بھی ہوتا ہے کہ اسے روزِ محشر شرمندگی نہیں اٹھانا پڑے گی بلکہ خدا کی رضا اور اس کا انعام میسر آئے گا۔

۹- صبر و تحمل:

عقیدہ آخرت کی وجہ سے قانون کی پاسداری کا جذبہ بھی پیدا ہوتا ہے کیونکہ قانون توڑنے سے بعض اوقات اللہ تعالیٰ کے بندوں کا حق متاثر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھنے والا فرد سوچتا ہے اگر آج میں قانون سے بچ گیا تو روزِ محشر نہیں بچ سکوں گا۔

۱۰- مخلوق سے ہمدردی:

اللہ کا ڈر اور اس سے محبت دونوں جذبات ایمان کو مضبوط کرتے ہیں۔ انھیں دونوں جذبات سے اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے محبت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ عقیدہ آخرت کی وجہ سے جب جزا کی امید ہوتی ہے اور عذاب سے بچنے کی تمنا تو انسان اللہ کی مخلوق سے پیار کرتا ہے۔

❖ عقیدۂ آخرت کے اجتماعی زندگی پر اثرات:

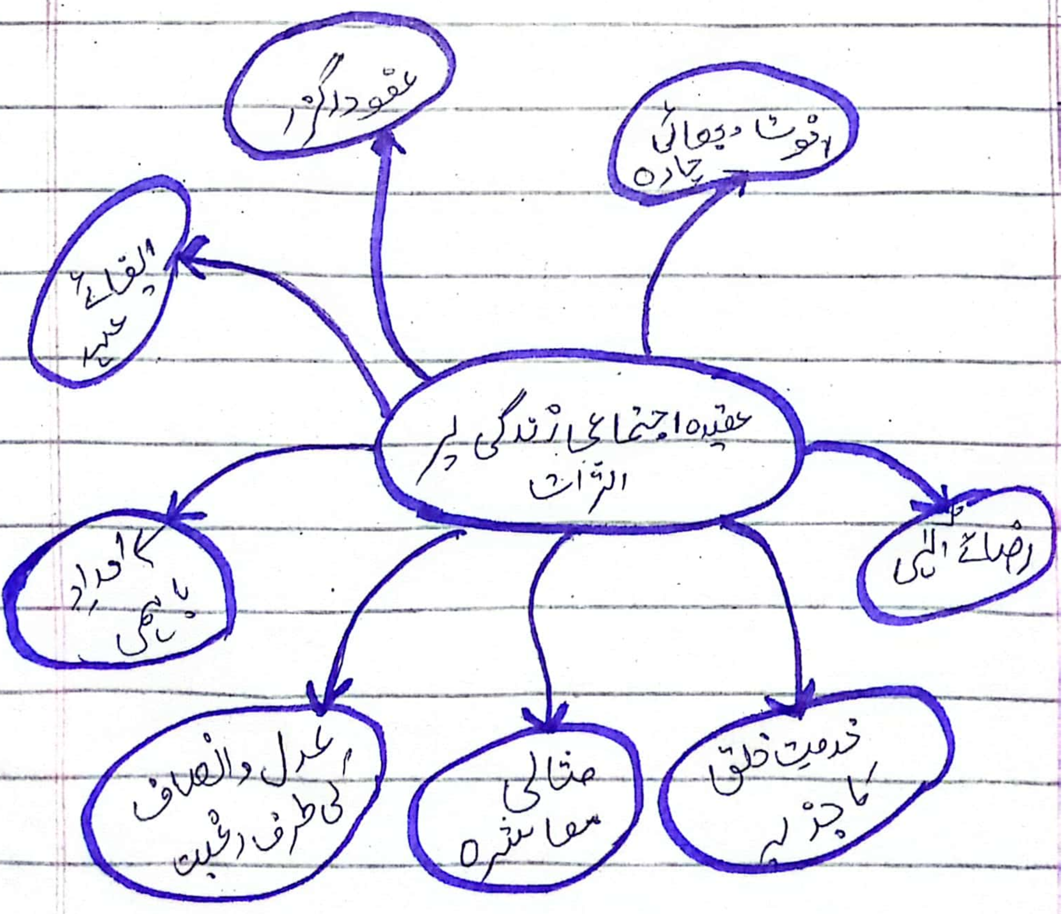

خلاصہ بحث:

اللہ تعالیٰ جہاں پر رحمان و رحیم ہے وہاں پر وہ بااختیار منصف بھی ہے۔ دنیا میں بھی اس کا انصاف ظاہر ہوتا رہتا ہے۔ لیکن آخرت میں اس کے انصاف کا کامل ظہور ہوگا۔ آخرت میں کسی کے پاس سوائے کلمہ الٰہی ایمان لینے کے اور چارہ کار نہیں ہوگا۔ یہ دنیا عمل کی جگہ ہے اور آخرت جزا اور بدلے کی جگہ۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ انسان کا مرنے کے بعد کی زندگی پر نہ صرف اعتقادی یقین ہو بلکہ یہ یقین اس کے عمل میں بھی ظاہر ہو۔ یقیناً اس میں ہے اللہ کی زمین پر اچھے اعمال کو عروج ملے گا اور برے اعمال کا خاتمہ ہو جائے گا۔ زمین کا انصاف سے بھر جانا آخرت میں جہنم سے آزادی کا پروانہ ہوگا

"رحمت وسیع، عدل حتمی، یہ دنیا آزمائش، عمل کا وقت
ایمان کا ثمر، عدل کا قیام، جہنم سے نجات کا پیغام"